کے خلاف اٹھتا ہے کیونکہ انہیں آپ کے وجود مسعود سے بڑی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے شیعہ نوازی کی حد کر دی ہے اور وہ روزگار، ملازمت تعلیم اور دوسرے تمام معاملات میں شیعہ کے ساتھ ضرورت سے زیادہ مہربانیاں اور نوازشیں کر رہی ہے اور اہلسنت کو مختلف خفیہ ذرائع سے دبانے کے لئے طرح طرح کی سازشیں کر رہی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اور کڑی یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے حکومت ایران کو سکردو میں کلچرل سنٹر کھولنے کی اجازت دے دی ہے یہ امر اس علاقے میں رہنے والے اہلسنت کے لئے تشویش اور پریشانی کا موجب ہے کیونکہ پہلے ہی اس حساس علاقے میں سنی شیعہ فسادات ہو چکے ہیں جن میں غیر ملکی ہاتھ بھی ملوث ہیں۔ اب اگر ایک غیر ملک کو کلچر کے نام پر اس علاقے میں اپنا اڈہ قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی تو پھر یقین کریں کہ یہاں کے سنی لوگ جو پہلے ہی بے بس ہیں، مارے جائیں گے اور اس کے بعد اگر پاکستان کے سنی علماء، ادیب، دانشور اور عوام ان کی مدد کے لئے اٹھے بھی تو کیا فائدہ۔

از راہ نوازش آپ اس ضمن میں راست اقدام اٹھائیں اور حکومت وقت کو متنبہ کریں کہ وہ ایسے حساس علاقے میں اس طرح نہ کرے ورنہ یہاں امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔ یہ آواز اسمبلی، سینیٹ، رسالوں، تحریروں اور تقریروں کے ذریعے منظم اور بہتر طریقے سے بلند کی جائے۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ کریم داد خان سکردو

بقیہ از صفحہ ۳۳

اس کے لئے تحریک کا نام لینے پر ملائیت اور دقیانوسیت اور سیاسی ناواقفیت کا طعنہ دیا جاتا ہے اور سیاسی ملا اس میں پیش پیش رہتے ہیں۔ نصف صدی گذر گئی ہے مگر پاکستان میں مذہب سیاسی آداب کے ہاتھوں مجبور ہے۔

ایک سبق آموز لطیفہ کہتے ہیں ایک استاد جی نے بچوں کو درخواست پیش کرنے کے آداب سکھائے کہ اگر کچھ کہنا ہو تو پہلے کھڑے ہو کر ہاتھ باندھنا چاہئے پھر بصد عجز و انکساری استاد محترم کے تین سطری القاب استعمال کر کے اجازت لینی چاہئے کہ اگر ناراضگی معاف ہو تو ایک درخواست پیش کروں۔ اجازت ملنے پر عرض مدعا کرنا چاہئے۔

اتفاق سے ایک دن استاد جی دوران درس سر جھکائے ہوئے چراغ پر مطالعہ کر رہے تھے کہ ان کی پگڑی کے اوپر کے شملہ کو آگ لگ گئی۔ طالب علم حسب عادت کھڑا ہوا ہاتھ باندھ لئے۔ اور پھر القاب کا ایک طومار باندھا۔ درخواست کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر عرض کیا۔ جناب والا کی پگڑی شریف کو آگ لگ گئی ہے۔ اس نے جلدی سے پگڑی کو پھینکا۔ دیکھا تو پگڑی کے اوپر کا اچھا خاصا حصہ جل چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶۰ پر